K.NADIRA BEGUM – ASR -E-HAZIR KE TANAZUR MEIN SHAFIUDEEN NAIYAR KI TAQLIQATH (2023)

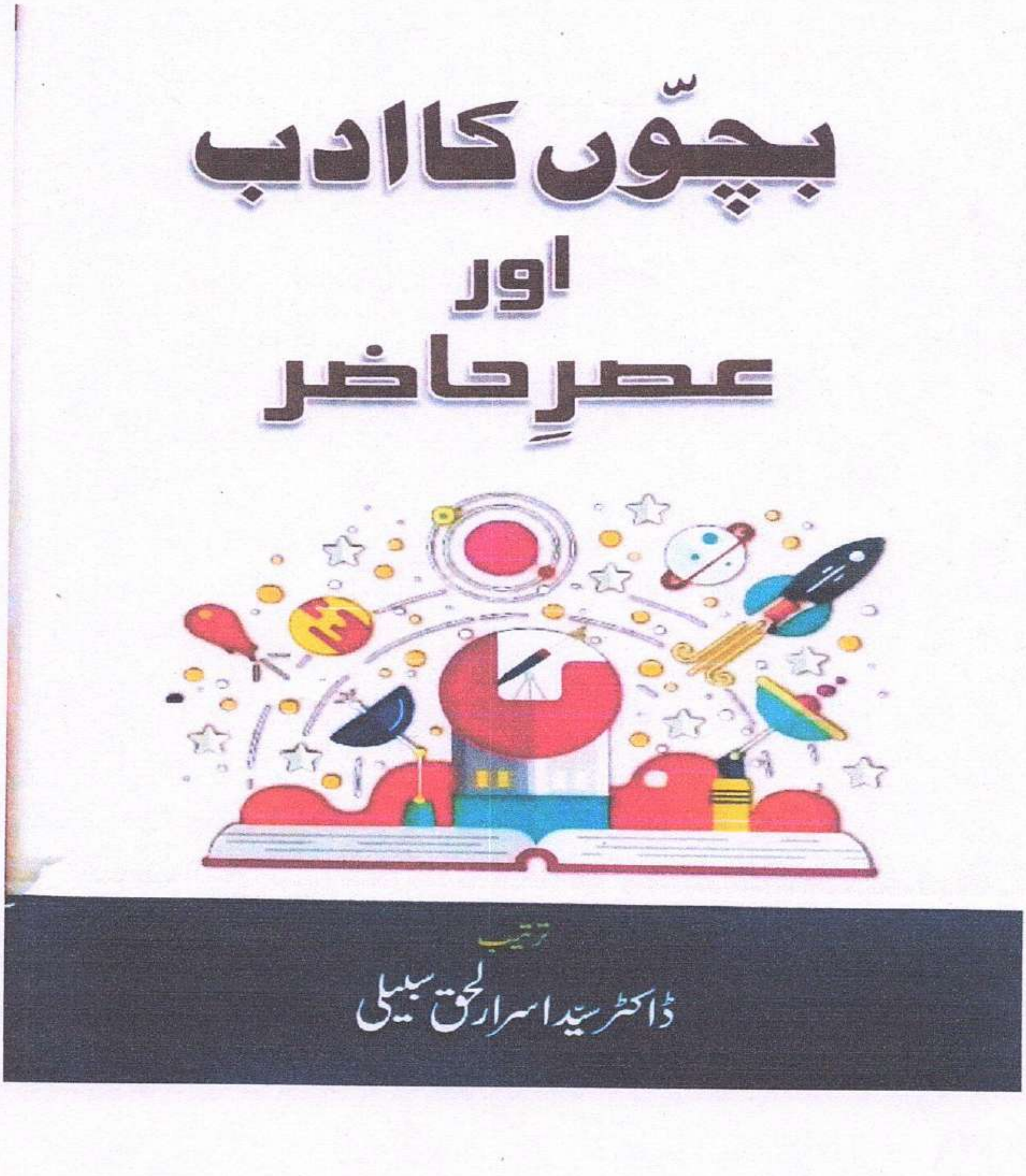

K.NADIRA BEGUM – ASR -E-HAZIR KE TANAZUR MEIN
SHAFIUDEEN NAIYAR KI TAQLIQATH (2023)

© جملہ حقوق بحقِ مصنف محفوظ

یہ کتاب تلنگانہ ریاستی اردو اکیڈمی حیدرآباد کے جزوی مالی تعاون سے شائع کی جارہی ہے

Bachon Ka Adab Aur Asr-e- Hazir

by:Dr.Syed Asrarul Haque Sabeeli
Asst.Professor & Head,Dept.of Urdu
Govt.Degree College Tadur,Vikarabad Dist.501141,T.S.India
Mob:9346651710,Whats E-mail: syedasrarulhaque@gmail.com

Year of Edition: 2023
ISBN : 978-81-19035-13-7
Price ₹ 300/-

کتاب کا نام : بچوں کا ادب اور عصر حاضر
مرتب وناشر : ڈاکٹر سیّد اسرار الحق سبیلی
مؤلف کا مستقل پتہ : فلیٹ نمبر:6218،جناپریہ مہانگر،میر پیٹ،بالاپور چوراستہ،حیدرآباد۔500097،ریاست تلنگانہ،ہند۔
سنہ اشاعت اول : ۲۰۲۳ء
صفحات : ۴۰۰
قیمت : ۳۰۰
تعداد اشاعت : ۵۰۰
تزئین کار : ابوہریرہ یوسفی 7007030847
مطبع : روشان پرنٹرس،دہلی۔۶

Distributor
EDUCATIONAL PUBLISHING HOUSE
H.O. D1/16, Ansari Road, Darya Ganj, New Delhi-110002 (INDIA)
B.O. 3191,Vakil Street, Kucha Pandit, Lal Kuan, Delhi-6 (INDIA)
Ph: 45678286, 23216162, 45678203, 41418204
E-mail: info@ephbooks.com,ephindia@gmail.com
website: www.ephbooks.com

K.NADIRA BEGUM – ASR -E-HAZIR KE TANAZUR MEIN SHAFIUDEEN NAIYAR KI TAQLIQATH (2023)

۲۱	بچوں کے اردو ڈراموں کی صورتِ حال	ستار فیضی	۱۸۲
۲۲	ادبِ اطفال میں مزاح کی اہمیت	شیخ محمد سراج الدین	۱۸۸
۲۳	عصرِ حاضر کے ادبِ اطفال اور اردو شعراء	شیخ بدرالدین	۱۹۲
۲۴	اردو میں بچوں کے رسائل اور ان کے مسائل	ڈاکٹر محمد نثار احمد	۱۹۶
۲۵	عصرِ حاضر میں بچوں کے رسائل: ایک جائزہ	ڈاکٹر سہیل عزیز	۲۱۳
۲۶	اردو زبان میں بچوں کے رسائل۔ آزادی سے پہلے	ڈاکٹر شاہ جہاں بیگم	۲۲۱
	ادبِ اطفال: چند اہم شخصیات		
۲۷	بچوں کے ادیب وشاعر: اسمٰعیل میرٹھی	ڈاکٹر رضوانہ بیگم	۲۳۲
۲۸	عصرِ حاضر کے تناظر میں شفیع الدین نیر کی تخلیقات	کے نادرہ بیگم	۲۴۱
۲۹	ادبِ اطفال اور علامہ اقبال	ڈاکٹر محمد زبیر	۲۴۹
۳۰	عصرِ حاضر اور علامہ اقبال کی بچوں کی نظمیں۔ ایک جائزہ	ایس جی انیسہ بیگم	۲۵۲
۳۱	اقبال کی نظم.. بچے کی دعا.. اور بچوں کی تربیت کے عملی پہلو	ڈاکٹر محمد اسلم فاروقی	۲۵۸
۳۲	ادبِ اطفال اور پریم چند	صلاح الدین شاہ	۲۶۵
۳۳	مظفر حنفی اور بچوں کا ادب	محمد خوشتر	۲۷۱
۳۴	بچوں کے شاعر: مظفر حنفی	مدثر احمد گنائی	۲۸۲
۳۵	حیدر بیابانی کی نظمیں	محمد دانش غنی	۲۹۱

K.NADIRA BEGUM – ASR -E-HAZIR KE TANAZUR MEIN SHAFIUDEEN NAIYAR KI TAQLIQATH (2023)

عصر حاضر کے تناظر میں شفیع الدین نیر کی تخلیقات

بچوں کے ادب کے حوالے سے

کے۔ نادرہ بیگم

اردو ادب میں نظم ہو یا نثر دیگر تصانیف کی طرح مختصر ہی سہی ادبِ اطفال کا بھی ایک جہاں آباد ہے۔ اردو میں ادبِ اطفال کی تاریخ پر ایک نظر ڈالیں تو کئی ایسے نام آتے ہیں جنہوں نے اپنی نظموں، کہانیوں اور ڈراموں کے ذریعے ادبِ اطفال کی تاریخ کو روشن رکھا اور بچوں کے لئے قیمتی خزانہ چھوڑا۔ ان میں اسمٰعیل میرٹھی، حامد اللہ افسر میرٹھی، میر تقی میر، علامہ اقبال، مولانا الطاف حسین حالی، تلوک چند محروم، حفیظ جالندھری، شفیع الدین نیر، اختر شیرانی، ڈاکٹر ذاکر حسین، نظیر اکبر آبادی، مائل خیر آبادی، امتیاز علی تاج، کرشن چندر، جوش ملیح آبادی، فیض احمد فیض، سراج انور، صالحہ عابد حسین، جگن ناتھ آزاد، ظفر گورکھپوری، بانو قدسیہ، عطیہ پروین، نذیر فتح پوری، قاضی مشتاق احمد وغیرہ وغیرہ چند ایسے نام ہیں جنہوں نے بچوں کے لئے نظمیں، کہانیاں اور ڈرامے غرض کسی نہ کسی صنف پر لکھا اور وہ بچوں میں کافی پسند کی جاتی ہیں۔ ان میں بھی اسمٰعیل میرٹھی، حامد اللہ افسر میرٹھی، تلوک چند محروم، حافظ جالندھری، شفیع الدین نیر وغیرہ چند ایسے نام ہیں جنہوں نے زیادہ تر بچوں کے لئے ہی لکھا۔ ان ادیبوں کی نظمیں اور گیت آج بھی اسکولوں میں پڑھائے جاتے ہیں اور بچے انہیں بڑے شوق سے پڑھتے ہیں۔ ان میں علامہ اقبال کی دعا لب پہ آتی ہے دعا، ایک مکڑا اور گلہری، پرندے کی فریاد، اسمٰعیل میرٹھی کی 'اف یہ گری' مولانا الطاف حسین حالی کی نظم 'مٹی کا دیا' کہنا بڑوں کا مانو'، شفیع الدین نیر کی 'بندر والا آیا' وغیرہ

نہایت مشہور و مقبول ہوئیں۔ بعد میں ادبِ اطفال میں کمی نظر آنے لگی۔ تو کئی ادیبوں نے اپنی تخلیقات سے اس کمی کے خلا کو پر کیا۔

آج دنیا کے ہر ملک اور ہر زبان میں ادبِ اطفال کی اہمیت دن بہ دن بڑھتی جا رہی ہے۔ ایسی کتابیں بچوں کا ادب کہلائے جانے کی مستحق ہیں جو ان کی ذہنی آسودگی اور ذہنی نشونما میں معاون ثابت ہوں۔ جو انہیں تفریح، ذہنی سکون اور زبان کی پختگی عطا کریں اور ایسے انداز میں انہیں معلومات فراہم کریں کہ بچے کی دلچسپی برقرار رہے۔ اور اس کی صلاحیتیں بیدار ہو کر فروغ پا سکیں۔ بچوں کے ادب کے بنیادی عناصر وہی نفسیاتی موضوعات ہیں جو بچوں کو صحت مند ادب دیں اور ان کی سیرت کی تعمیر کر سکیں۔ ادبِ اطفال بچوں کے ان عناصر کی نشو ونما کرتا ہے جو بڑے ہو کر سچائی کو پہچاننے اور سلیقے سے زندگی گذارنے میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔ برٹینکا جونئیر انسائیکلو پیڈیا میں ادبِ اطفال کی تعریف ان الفاظ میں کی گئی ہے۔ ''بچوں کے ادب سے مراد تین قسم کی کتابیں ہیں پہلی وہ مختلف قسم کی کہانیاں جو خاص طور پر بچوں اور بچیوں کیلئے لکھی گئی ہیں۔ دوسری پریوں کی کہانیاں اور تیسری قسم کی وہ کتابیں جو بڑوں کے لئے لکھی گئی ہیں لیکن موضوعات اور اسلوب کی وجہ سے بچوں نے انہیں اپنا لیا ہو اور وہ کتابیں بچوں کے ادب کا ایک حصہ ہو کر رہ گئیں۔

بچوں کے ادب کے بارے میں شفیع الدین نیر کہتے ہیں'' بچوں کے ادب سے مراد نظم ونثر کا وہ ذخیرہ جو خاص طور پر بچوں کے لئے لکھا گیا ہو۔ جو ادب چار یا پانچ سال کی عمر سے تیرہ چودہ برس تک کے بچوں کے لئے مخصوص ہے اسے ہم بچوں کے ادب سے تعبیر کرتے ہیں۔ ان تحریروں میں خیال کی وسعت، جذبہ کی صداقت، زبان کی لطافت اور بیان کا حسن شامل ہے'۔

بچوں کی دنیا بڑوں کی دنیا سے قطعی مختلف ہے۔ بڑوں کے مقابل بچوں کے مسائل سیدھے سادھے اور آسان ہوتے ہیں۔ وہ سچ اور جھوٹ، اچھے اور برے، سکھ اور دکھ، انصاف اور ناانصافی کے فرق کو سمجھتے ہیں۔ بچوں میں تخیل کے ساتھ اخذ کرنے، نقل کرنے اور اس سے متاثر ہونے کی صلاحیت زیادہ ہوتی ہے۔ اردو میں دوسری اصناف کی طرح بچوں کا ادب بھی

برابر لکھا جارہا ہے۔ اردو کے تقریباً ہر بڑے شاعر اور بلند پایہ ادیب نے ادبِ اطفال کی طرف خاطر خواہ توجہ کی اور نظم ونثر میں بے شمار نگارشات چھوڑی ہیں۔

حضرت امیر خسرو، میر تقی میرؔ، نظیر اکبرالہ آبادی انشاء اللہ خان انشاء، مرزا غالبؔ، محمد حسین آزاد، خواجہ الطاف حسین حالی، ڈپٹی نذیر احمد، شبلی نعمانی وغیرہ کے نام اس بات کا ثبوت ہیں کہ ادبِ اطفال کو کبھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اسمٰعیل میرٹھی، علامہ اقبالؔ، حفیظ جالندھری، اختر شیرانی، اور شفیع الدین نیرؔ کی نظمیں اردو ادبِ اطفال کا بیش بہا سرمایہ ہیں۔ اردو ادب کے ہر بڑے شاعر اور ادیب نے ایک معمار کی حیثیت سے اس طرف توجہ کی۔ ان نامور فنکاروں میں کچھ ایسے ادیبوں کے نام لینا ضروری ہے جنہوں نے صرف بچوں کے لئے لکھا۔ بچوں کے لئے اپنی پوری زندگی وقف کردی۔ ایسے فنکاروں میں شفیع الدین نیرؔ کا نام لائق ذکر ہے۔ ڈاکٹر ذاکر حسین کی قیادت میں شفیع الدین نیرؔ جیسے مفکر شاعر اور ماہر تعلیم نے بچوں کے ادب کو جلا بخشی۔ شفیع الدین نیرؔ نے صرف بچوں کے ادب کو اپنا مطمحِ نظر جانا اور زندگی کی آخری سانس تک ادبِ اطفال کی خدمت کرتے رہے۔ اس سے ہٹ کر انہوں نے بڑوں کے لئے لکھنے کی کوشش نہیں کی۔ ادبِ اطفال کو انھوں نے ایک مقدس قومی اور انسانی فریضہ سوچ کر انجام دیا۔ مولوی اسمٰعیل میرٹھی کے بعد اگر کسی شخص نے بچوں کے لئے اپنی شاعری میں قلم اٹھایا ہے تو وہ شفیع الدین صاحب ہیں جو ادبِ اطفال میں اپنے مضامین اور شاعری سے اضافہ کرتے رہے ہیں۔

شفیع الدین نیرؔ کی پیدائش ۹ فروری ۱۹۰۳ء کو قصبہ امرولی (علی گڑھ) میں ہوئی بچپن میں والدین کی شفقت سے محروم ہو گئے۔ نیر صاحب کی ابتدائی تعلیم گھر پر ہوئی۔ بعد میں مدرسہ مصباح الاسلام امرولی میں داخل ہوئے۔ یہاں سے انھوں نے فارسی اور اردو کی ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد انھوں نے علی گڑھ سے کتابت سیکھی۔ علی گڑھ کے بعد دہلی گئے۔ پنجاب یونیورسٹی سے میٹرک کا امتحان پاس کیا وہیں سے ادیبِ کامل مکمل کرنے کے بعد علی گڑھ سے اردو میں ایم اے کیا اور وہیں ایک ماڈل اسکول میں معلمی کے فرائض انجام دیتے رہے۔ ڈاکٹر ذاکر حسین صاحب کی تحریک پر جامعہ ملیہ اسلامیہ سے وابستہ ہو گئے۔ کچھ دنوں

رسالہ پیامِ تعلیم کے ایڈیٹر بھی رہے۔عمر کے آخری ایام دہلی میں گذارے اور وہیں سے دارِفانی کا سفر اختیار کیا۔

شفیع الدین نیّر بچوں کے ادب میں ہر لحاظ سے مشہور و معروف اور قدر پذیر ہوئے۔ ادبِ اطفال میں ان کے کلام کے دو مجموعے شائع ہوئے ہیں جن میں کئی باتوں کا لحاظ رکھا گیا ہے۔اس کا سرسری مطالعہ کرنے کے بعد یہ نتیجہ اخذ کیا جاتا ہے کہ انھوں نے اپنی نظموں کے ذریعے بچوں میں اپنے اطراف کی چیزوں کا بغور مشاہدہ کرنے اور ان میں دلچسپی پیدا کرنے کی بھرپور کامیاب کوشش کی ہے۔اپنی نظموں میں انھوں نے عام فہم اور سلیس زبان استعمال کی ہے۔ وہ الفاظ جو بچے اپنی روزمرہ کی گفتگو میں سنتے ہیں اور ایسے عنوانات جو ہر وقت ان کی پیشِ نظر رہتے ہیں۔خیالات میں الجھاؤ، مشکل زبان اور دشواریوں سے انھوں نے پرہیز کیا ہے۔عام فہم انداز میں بچوں کو معلومات فراہم کرنے کی کامیاب کوشش کی ہے۔چھوٹی چھوٹی بحریں منتخب کی ہیں تا کہ بچے آسانی سے ادا کر سکیں۔اخلاقی تعلیم کا خاص خیال رکھا ہے۔براہ راست نصیحت کا طریقہ اختیار نہیں کیا۔عمر کے فرق اور ماحول کی خصوصیت کو مدِ نظر رکھ کر اپنے کلام کے دوسرے حصے کو پہلے حصے سے بتدریج وسیع کیا ہے اور اپنی اکثر نظموں میں وطن سے محبت اور وطن کی خدمت کے سلسلے میں، اپنے جذبات پیش کئے ہیں جیسے پربت کا گیت، ہندوستانی بچوں کا گیت، ہمالیہ پہاڑ، قدرت کا کھیل وغیرہ۔

عصرِ حاضر میں اگر صحیح معنوں میں ادبِ اطفال کا کوئی شاعر ہے تو وہ شفیع الدین نیّر ہیں جن کو بچوں کا شاعر کہا جا سکتا ہے۔ان کی نظموں میں حمدِ باری، موٹر، بندر، آم، صفائی، مرغی، کبوتر، مچھر، ہوائی جہاز، اونٹ، آنکھ، ناک، کان، دل، بچپن، ہاتھ پاؤں، بچوں کا گیت، پربت کا گیت، ہندوستانی بچوں کا گیت، ہمالیہ پہاڑ، قدرت کا کھیل، بسنت، ہولی، دیوالی، عید، فوارہ، ریل گاڑی، ہاتھی، گھوڑا، بجلی، مکھی وغیرہ وغیرہ مشہور اور اہم ہیں۔ان کے علاوہ اور موضوعات پر بھی آپ نے شاعری کی ہے۔آپ مشاہدات کے تیز، غور و خوص کے گہرے ہیں۔ نہایت تجربہ کار اور سلیس زبان استعمال کرنے والے ہیں۔ان تمام معاملات میں وہ اسمٰعیل

برنظمی سے قریب ہیں۔ آپ کے کلام کے مجموعے سے چند اقتباسات پیش خدمت ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے۔

حمد باری تعالی

آؤ آؤ سر جھکائیں گیت خدا کی حمد کے گائیں
جس نے اس دنیا کو بنایا اور ہمیں پھر اس میں بسایا
جس نے پانی اور ہوا دی جس نے ہماری آگ جلائی
جس نے بنایا چاند ستارے پھول کھلائے پیارے پیارے

دعا

آؤ دعا کو ہاتھ اٹھائیں اپنے خدا سے مراد پائیں
اۓ مالک رکھ یاد ہماری سن لے تو فریاد ہماری
تن کو درستی روح کو پاکی شکر ہے تیرا تو نے عطا کی

بچہ کا گیت

میں بچہ ہوں میں بچہ ہوں کبھی میں بڑا ہو ں گا
ابھی سے کیسے بتلادوں کہ اس دنیا میں کیا بنوں گا
میں اس دنیا کے ہر علم و ہنر سے آشنا ہو کر
بجا لاؤں گا ملک اور قوم کی خدمت بڑا ہو کر

نیا سال

نیا سال تم کو مبارک ہو بچو! سدا خوش رہو تم پھلو اور پھولو
خدا کی عنایت رہے تم پہ دائم ہمیشہ رہو سیدھے رستے پہ قائم
ترقی کرو علم اور ہنر میں بلندی ہو پیدا تمہاری نظر میں
جو بگڑے بھی ہوں کام ان کو سنبھالو کبھی آج کا کام کل پر نہ ٹالو
دعا ہے یہ نیّر کی تم نام پاؤ اور اس سال میں کچھ نہ کچھ کر دکھاؤ

میری اچھی آپا آؤ میرا جی بہلاؤ
اٹکن بٹکن دہی چٹاخا ایسے کھیل کھلاؤ
میرے لئے بازار سے اپیا چینی کی گڑیا منگاؤ
منہ اور ہاتھ دھلاکر میرا صاف نئے کپڑے پہناؤ

یہ تھی ان کی چند نظموں کے اقتباسات جو بچوں کے لئے مختلف موضوعات پر لکھی گئی ہیں۔آسان اور چھوٹی چھوٹی بحروں میں سلاست اور سادگی پر مشتمل،جن کو بچے بڑی خوشی سے پڑھتے ہیں اور الفاظ بھی ایسے جو بچوں کی زبان میں آسانی سے ادا ہو جاتے ہیں اور بچے ان نظموں سے سبق حاصل کر لیتے ہیں۔

ادیب اطفال شفیع الدین نیرؔ کی شاعری کا کمال یہ ہے کہ وہ واعظِ خشک سبق نہیں بنتے بلکہ باتوں باتوں میں ساری باتیں اپنے قاری تک پہنچا دیتے ہیں۔یہ احساس بھی نہیں ہو پاتا کہ وہ باضابطہ طور پر ہم کو نصیحت کرر ہے ہیں۔مجموعی طور پر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ نیرؔ کی نظموں میں بچوں کو پڑھنے اور سیکھنے کا شوق اور آگے بڑھنے کا ذوق پیدا ہوتا ہے۔بچوں کے ذہن تک بات کی رسائی کا ایک اچھا سلیقہ انہیں حاصل تھا۔وہ ایک کامیاب بچوں کے شاعر ہیں اور انکے بعد آنے والے شعراء نے ان کی راہ اپنائی ہے۔

عصرِ حاضر میں شفیع الدین نیرؔ صاحب کا نام،ادبِ اطفال میں بچوں کے عظیم شاعر کی حیثیت سے ہمیشہ زندہ رہے گا۔انھوں نے بچوں کے لئے بڑی مفید اور دلچسپ نظمیں لکھی ہیں۔بچوں کے ذہن کو سمجھنے اور محبت کرنے کی صفت نیر صاحب کی ذات میں بدرجہ اتم موجود تھی۔ادب اطفال میں ان کی نظموں نے تعلیم کے خشک کام کو خوشگوار بنا دیا ہے۔ان کی نظمیں بچوں میں ادبی دلچسپی پیدا کرنے میں کامیاب رہنمائی کرتی ہیں۔بچوں کا رسالہ پیامِ تعلیم میں آپ کئی سال تک کامیابی سے لکھتے رہے۔انھوں نے اپنی ساری صلاحیتوں کو ادبِ اطفال کے لئے استعمال کیا حالانکہ یہ حقیقت ہے کہ بچوں کے ادب کی تخلیق وقت طلب کام ہے۔یہاں ایک ایک لفظ پر محنت کرنی پڑتی ہے۔الفاظ کی نشست و برخواست کا خاص خیال رکھنا پڑتا ہے۔لیکن

K.NADIRA BEGUM – ASR -E-HAZIR KE TANAZUR MEIN SHAFIUDEEN NAIYAR KI TAQLIQATH (2023)

ادبِ اطفال میں کانفرنسیں نہیں ہوتی ۔سیمینار نہیں ہوتے ۔بچوں کی نظمیں اور کہانیاں سننے کے لئے جلسے نہیں ہوتے پھر بھی نیرؔ صاحب نے اس بات کی پرواہ نہیں کی ۔وہ ان ساری باتوں سے بے نیاز ادبِ اطفال میں گم تھے،اور بچوں کی طرح معصوم زندگی گزاردی ۔ایسے آدمی روز روز پیدا نہیں ہوتے ۔بڑے سچے دل سے آپ نے یہ بات کہی ہے کہ ہر بچہ بچپن ہی سے تعلیم کا شوقین ہو،محنتی ہو،دشواریوں میں ہمت نہ ہارے تا کہ وہ اپنے ،اپنے کنبے،اپنی قوم اور سب انسانوں کی خدمت بہتر سے بہتر انداز میں کر سکے ۔

شفیع الدین نیرؔ نے پوری زندگی بچوں کا ادب تخلیق کرنے میں لگادی ۔انھوں نے چھ سے چودہ سال تک کے بچوں کے لئے کتابوں کے چار سیٹ تیار کئے تھے ۔شفیع الدین نیرؔ اسمٰعیل میرٹھی کی قائم کردہ روایت کو اس طرح بہت آگے لے گئے کہ آج وہ بچوں کے شاعر کے لقب سے یاد کئے جاتے ہیں ۔بچوں کے لئے ان کے کلام میں ہمیشہ ایک اخلاقی پیام ہوتا ہے ۔وہ بچوں کی زبان میں اپنا کلام پیش کرتے ہیں جس کی وجہ سے بچوں کو ان کی نظمیں آسانی سے یاد ہو جاتی ہیں ۔بچوں کی تفریح ،ان کی اخلاقی تعلیم اور ذہنی نشوونما کے لئے شفیع الدین نیرؔ نے لاتعداد نظمیں ،کہانیاں ،ڈرامے اور دلچسپ معلوماتی مضامین قلم بند کئے جو کتابی شکل میں شائع ہو چکے ہیں ۔اس میں کوئی شک نہیں کہ نیرؔ بچوں کی نفسیات کو پوری طرح سمجھتے تھے ۔اور اس کا اچھا شعور رکھتے تھے ۔

ان کی شعری اور نثری تخلیقات میں بچوں کی عمر،نفسیات اور ذہنی استعداد کا شعور ہر جگہ کارفرما نظر آتا ہے ۔ان کی نظموں کے موضوعات بچوں کو اخلاقی تعلیم دینے کا وسیلہ ہیں ۔وہ چاہتے تھے کہ بچے نیک ،صلح کن ،صداقت شعار ،مئودب ،مہذب ،محنتی ،سمجھدار ،عبادت گزار ،انسان دوست اور محبِ ملک وقوم بنیں ۔وہ بچوں کے ذہنوں کو علم کی روشنی سے منور کرنا چاہتے تھے ۔نظم علم کا ترانا میں علم کی عظمت ورفعت کو موضوعِ نگارش بنایا ہے ۔ایک بند بطورِ نمونہ پیش خدمت ہے ۔

ہے علم ہی سے آبرو ہے علم ہی سے دل قوی
یہی ہے دل کی روشنی یہی ہے دل کا چین بھی

ہے علم ہی میں زندگی ہے علم ہی سے روشنی
یہ علم ہی کا فیض ہے کہ آدمی ہے آدمی
بلندیوں پہ علم کی چڑھے چلو چڑھے چلو
بڑھے چلو بڑھے چلو چلے چلو چلے چلو

شفیع الدین نیر کی تعلیمی نظموں کا مجموعہ ''بچوں کا تحفہ'' دو حصوں میں تقسیم ہے۔ان نظموں کی فنی خصوصیات قابل تعریف ہیں۔اس کی مقبولیت کا بڑا ثبوت یہ ہے کہ اس کی کل تعداد اشاعت چالیس ہزار سے زیادہ ہے۔ان کی منظوم پہیلیوں کا مجموعہ ''گھی شکر'' کے نام سے شائع ہوا ہے۔اس مجموعے میں اٹھائیس پہیلیاں ہیں۔نظموں پر مشتمل ان کے دوسرے مجموعے 'منی کا گیت، منی کا تحفہ، بچوں کا کھلونا اور ہماری نعت' منظر عام پر آ چکے ہیں۔موضوعات کے تنوع اور زبان کے استعمال کی بناء پر شفیع الدین نیر کو بچوں کا نظیر اکبر آبادی کہا جائے تو غلط نہ ہوگا۔نظموں کے علاوہ نیر صاحب نے بچوں کے لئے بیشمار کہانیاں بھی لکھی ہیں۔کہانیوں کے موضوعات خواہ کچھ ہو لیکن ان کے عنوانات دلچسپ ہوتے ہیں۔شفیع الدین نیر بچوں کو بہلانے میں ماہر تھے۔بچوں میں بچوں کی طرح گھل مل جانے کا ہنر انہیں خوب یاد تھا۔انھوں نے تقریباً پچاس برس تک بچوں کے لئے لگاتار لکھا ہے۔نہ صرف نظمیں اور کہانیاں بلکہ شفیع الدین نیر نے بچوں کے لئے لوریاں، نعت، قوالی، پہیلیاں، ڈرامے وغیرہ ہر صنف پر طبع آزمائی کی ہے۔بچوں کے تقریباً تمام رسائل میں متواتر ان کی تخلیقات شائع ہوتی رہی ہیں۔

شفیع الدین نیر کی ادبی خدمات کے اعتراف میں 'پیام تعلیم' نئی دہلی نے دو حصوں میں ان پر خاص نمبر شائع کیا جو بالترتیب ستمبر ۱۹۷۷ اور نومبر ۱۹۷۷ میں ان کی زندگی میں ہی منظر عام پر آیا جن میں پروفیسر مسعود حسین خان، خوشونت سنگھ، ظہیر احمد صدیقی، ڈاکٹر تنویر علوی، ڈاکٹر قمر رئیس اور احمد جمال پاشا جیسے اہل قلم نے شفیع الدین نیر کی ادبی خدمات کو سراہتے ہوئے خراج عقیدت پیش کیا ہے۔

☆☆☆

K.NADIRA BEGUM – ASR -E-HAZIR KE TANAZUR MEIN SHAFIUDEEN NAIYAR KI TAQLIQATH (2023)